لشکرِ طاغوت کے جشنِ ظفر کے درمیاں
دیکھ کر سڑتی ہوئی انسانیت کی سخت لاش

جب فضاؤں سے گذرتے تھے ملایک نوحہ خواں
اپنے سینہ میں لئے اندوہ سے دل پاش پاش

لے کے آتے تھے بدی کی شب میں شوقِ صبح خیر
نیّرِ تاباں حسیں تاروں کے جھرمٹ، ماہتاب

اور حسیں انسانیت کی صبحِ نَو دیکھے بغیر
روز چھپ جاتے تھے اپنے وقت پر حسرت مآب

وقت چلتا ہی رہا تکتا ہوئے سوئے فلک
شیطنت کے ہاتھ سے روحوں کا خوں ہوتا رہا

کھا گئے عقلِ بشر نفس و جہالت بے جھجک
رات دن باطل کا اندھیارا فزوں ہوتا رہا

سجدہ کرتے کرتے سنگ و خشت کے اصنام کو
ٹھوس بے حس ہوگئی تھی روح مثلِ سنگ و خشت

بھول کر اپنے رسولوں کے حسیں پیغام کو
لڑ رہی تھیں امّتیں آپس میں گمراہی کی جنگ

کفر پر آخر فنا کی کپکپی طاری ہوئی
لطفِ حق نازل ہوا بھٹکے ہوئے انسان پر

اس طلوعِ نیّرِ اعظم کی تیاری ہوئی
جس کی کرنوں کو چمکنا تھا رخِ فاراں پر

ہر طرف ہونے لگی بارش الوہی نور کی
ہوگیا شاداں عرب کا ریگزارِ تشنہ کام

اور روشن ہوگئی دنیا قریب و دور کی
آپ آئے اور بدل کر رکھ دئے باطل نظام

کر دیا انسان کو جنّ و ملایک کا امام
السّلام اے رہنمائے روحِ آدم السّلام

مادیت ہے اسیرِ گردشِ ایّام پھر
آج پھر اس نے فروغِ روح کو دھندلا دیا

لوٹ آئے کفر کے تاریک صبح و شام پھر
جیسے اپنے آپ کو تاریخ نے دُہرا دیا

منتظر ہیں لطفِ حق کے آپ کے بیکس غلام
السّلام اے رہنمائے روحِ آدم السّلام

(شمس نوید)